Regd No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ⁂ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور

تار کا پتہ:- الفضل لاہور ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
سہ ماہی ۷ روپے
ماہوار ۲½ روپے

یوم:- پنجشنبہ

فی پرچہ ۱ آنہ

۸ جمادی الثانی ۱۳۷۱ھ

جلد ۵/۶ | ۶ امان ۱۳۳۱ ہش - ۶ مارچ ۱۹۵۲ء | نمبر ۵۷

اخبار احمدیہ

لاہور ۵ مارچ - مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کو آج نبض کی بے قاعدگی اور دل میں گھبراہٹ کی تکلیف رہی۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

شمالی جاپان میں زلزلہ کے اثرات

ٹوکیو ۵ مارچ - آج شمالی جاپان میں کوشیرو کے قریب چھ ہزار فٹ بلند آتش فشاں پہاڑ سے دھواں اٹھتا دیکھا گیا۔ آج امدادی ہوائی جہازوں نے اس علاقے میں خوراک۔ دوائیں اور کمبل پھینکے۔ ایک اطلاع کے مطابق کوشیرو شہر اور اس کے نواحی علاقوں کے لوگ فاقہ اور سردی سے اکڑ رہے ہیں۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ہلاک ہونے والوں کی تعداد اندازے سے بہت کم ہے۔

پنجاب میں تعمیر و ترقی کے منصوبوں پر ۱۳ کروڑ روپیہ خرچ کیا جائے گا

لاہور ۵ مارچ - وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ نے آج پنجاب اسمبلی میں بجٹ پر سہ روزہ بحث کو ختم کرتے ہوئے کہا۔ ہمارا موجودہ بجٹ آئندہ نفع بخش بجٹوں کی بنیاد ہے۔ آپ نے فرمایا۔ میں تعمیر و ترقی کے کاموں کو بہت اہمیت دیتا ہوں۔ ترقی کے منصوبوں پر اس سال ۱۳ کروڑ روپے خرچ کئے جائیں گے۔ ان میں نقل کی آبادکاری نئے شہروں کی تعمیر۔ پن بجلی کے منصوبے۔ صنعتی کارخانوں کا قیام اور سڑکوں کی تعمیر کا وسیع پروگرام شامل ہے۔ سب سے زیادہ رقم رفاہِ عامہ کے کاموں کے لئے مخصوص کی گئی ہے۔ جو دس کروڑ روپے سے زیادہ ہے۔ آپ نے کہا۔ ہم حتی الامکان ٹیکسوں کا بوجھ کم کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ حزب مخالف کی طرف سے جو اعتراض کئے گئے ہیں۔ انہیں تعمیری اور ٹھوس نکتہ چینی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس سے قبل وزیر مال چودھری محمد حسین چٹھہ نے حزب مخالف کی اس سفارش کے جواب میں کہ پٹواریوں کے مطالبات پورے کئے جائیں۔ کہا۔ حکومت کسی دباؤ کے سامنے نہیں جھکے گی۔ حکومت پٹواریوں کے مطالبات ماننے کے لئے تیار ہے۔ بشرطیکہ ان کے مطالبے معقول ہوں۔

ہندوستان میں حکومتِ سوراشٹر کا تختہ الٹنے کی سازش چھ ریاستی حکمران گرفتار کر لئے گئے

نئی دہلی ۵ مارچ۔ ہندوستان میں صوبہ سوراشٹر کی حکومت کا تختہ الٹنے کی ایک سازش پکڑی گئی ہے۔ ریاستوں کے وزیر گوپال سوامی آئنگر نے آج ہندوستان کی پارلیمنٹ میں اس امر کا انکشاف کرتے ہوئے بتایا۔ کہ اس ضمن میں قریباً ساٹھ ستر آدمیوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس سازش میں بعض اہم شخصیتوں کا ہاتھ ہے۔ عام گرفتاریوں کے علاوہ چھ ریاستی حکمران بھی حراست میں لے لئے گئے ہیں۔ سوراشٹر کی حکومت اس سلسلے میں مرکزی حکومت سے صلاح و مشورہ کر رہی ہے۔ بعض اہم انکشافات کی توقع کی جاتی ہے۔

پاکستان کی دوسری بین الاقوامی صنعتی نمائش کا افتتاح

کراچی ۵ مارچ - وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین نے آج شام پاکستان کی دوسری بین الاقوامی صنعتی نمائش کا افتتاح کیا۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ اس نمائش سے چھوٹے اور بڑے سرمایہ داروں کو یہ فیصلہ کرنے کا موقعہ ملے گا۔ کہ ملک کی ضروریات کو ملحوظ رکھتے ہوئے کون کونسی چیزیں بنائی جا سکتی ہیں۔ اس قسم کی نمائشوں کے انعقاد کا مقصد یہ ہے۔ کہ صنعت خوشحالی کا ذریعہ بنے۔ آپ نے مزید فرمایا۔ کہ پاکستان تمام ممالک کے ساتھ پر امن تعلقات رکھنا چاہتا ہے۔ تاکہ وہ خود اندرونی طور پر ٭

٭ اپنے ترقی کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنا سکے۔ اور دنیا میں امن برقرار رکھنے میں دوسری قوموں کا ہاتھ بٹا سکے۔ اس نمائش سے دنیا کی مختلف قوموں کو ایک دوسرے کو سمجھنے کا موقعہ ملے گا۔

نئی دہلی ۵ مارچ - سلامتی کونسل کے نمائندہ کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم نے آج ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو سے ایک گھنٹہ تک ملاقات کی۔ ریاست سے فوجیں ہٹانے کے بارے میں اختلافی امور کے متعلق سمجھوتہ کرانے کے لئے ڈاکٹر گراہم ان دنوں نئی دہلی میں مقیم ہیں۔ ہندوستانی حکومت کے نمائندوں سے بات چیت کرنے کے بعد وہ کراچی آئیں گے۔

ہنگری کے ساتھ تجارتی معاہدہ

کراچی ۵ مارچ - پاکستان اور ہنگری کے درمیان تجارتی سمجھوتہ کی میعاد اس سال جون کے آخر تک بڑھا دی گئی ہے۔ سابقہ معاہدہ ۳۱ دسمبر ۱۹۵۱ء کو ختم ہو گیا تھا۔

مشرقی بنگال میں صنعتی مشاورتی بورڈ کا قیام

ڈھاکہ ۵ مارچ - مشرقی بنگال کی حکومت نے صوبے میں صنعتوں کو ترقی دینے کے لئے ایک صنعتی مشاورتی بورڈ بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جن صنعتوں کو ترقی دینے میں بورڈ کے مشوروں سے فائدہ اٹھایا جائے گا۔ ان میں معدنیات پارچہ بافی خوراک دوا سازی اور انجنیئرنگ وغیرہ شامل ہیں۔

بہاولپور میں موجودہ مجلس توڑ دی گئی

بغداد الجدید ۵ مارچ - نواب صاحب بہاولپور نے نئی اصلاحات کے نفاذ کے بعد عام انتخابات کرانے کے لئے موجودہ مجلس کو توڑ دیا ہے۔ جب تک نئی مجلس کا انتخاب عمل میں نہیں آ جاتا۔ موجودہ ص

ص کابینہ بدستور کام کرتی رہے گی۔

مشکلات خواہ کتنی ہی کٹھن کیوں نہ ہوں اسلام بالآخر غالب آ کر رہے گا یہ خدائی تقدیر ہے اسے دنیا کی کوئی طاقت بدل نہیں سکتی

"مغربی ممالک میں مبلغین اسلام" کی مشکلات پر مشتاق احمد صاحب باجوہ سابق امام مسجد احمدیہ لنڈن کی تقریر

لاہور ۵ مارچ - آج بعد دوپہر مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام مسجد احمدیہ لنڈن کے سابق امام مکرم چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے ان دشواریوں پر روشنی ڈالتے ہوئے جن سے مبلغین اسلام کو مغربی ممالک میں دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اس امر پر زور دیا۔ کہ ان مشکلات کے باوجود وقت ہم سے تبلیغ اسلام کے ضمن میں بے پناہ سعی و عمل کا مطالبہ کر رہا ہے۔ وہ یورپین اقوام جو عیسائیت سے مایوس ہونے کے بعد دن بدن مذہب سے متنفر ہوتی جا رہی ہیں۔ اگر ان کے سامنے اسلام کی صداقتیں پیش کر کے انہیں امن و سلامتی اور فوز و فلاح کی راہ نہ دکھائی گئی۔ تو وہ لادینی اور دہریت میں غرق ہو کر اپنے آپ کو ایک ہولناک تباہی کے حوالے کر دیں گی۔ اگر ان تک ہم اسلام کا پیغام پہنچانے میں اپنی سی کوشش کر گزریں۔ تو خدائی نصرت کے تحت غلبۂ اسلام کی موعودہ گھڑی قریب سے قریب تر آ جائیگی۔ اور دنیا میں ایک روحانی انقلاب رونما ہو کر اس کی موجودہ ہیئت کو بالکل بدل دے گا۔ مجلس ارشاد کا یہ اجلاس مکرم ملک عبد القیوم صاحب پرنسپل لاء کالج کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ آپ نے صدارتی تقریر میں مکرم مشتاق احمد صاحب کی تبلیغی مساعی اور اس میدان میں جماعتِ احمدیہ کے کارناموں کو سراہا۔ اور اس امر کی طرف توجہ دلائی۔ کہ اگر نوجوان ابھی سے اپنے آپ کو خدمت اسلام کے لئے تیار کریں۔ تو وقت آنے پر وہ بھی اس سعادت سے بہرہ اندوز ہو سکتے ہیں۔ جس میں سے باجوہ صاحب نے وافر طور پر حصہ پایا ہے۔

مکرم جناب باجوہ صاحب نے دوران تقریر میں تمدنی معاشرتی اور اخلاقی نقطہ ہائے نظر میں اختلاف کی وجہ سے پیدا شدہ مشکلات پر تفصیل سے روشنی ڈالنے کے بعد بتایا۔ کہ بعض مشکلات مغربی اقوام کی پیدا کردہ ہیں۔ اور بعض کی ذمہ داری خود ان مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے۔ جو مسلمان کہلانے کے باوجود اسلام پر عمل نہیں کرتے۔ یورپین لوگ ان کے بُرے نمونہ کو اسلام کی طرف منسوب کر کے یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اسلام ناقابل عمل نظریات کا مرقع ہے۔ دنیا کے مختلف حصوں میں بسنے والے بے عمل مسلمان تو اس کے ذمہ دار ہیں ہی۔ وہ مسلمان کہلانے والے جو مغربی ممالک میں جا کر مغربی تہذیب کی خرابیوں کو اپنانے میں خود وہاں کے رہنے والوں پر بھی سبقت لے جاتے ہیں۔ مبلغین اسلام کی مشکلات کو بڑھانے میں کچھ کم ستم نہیں ڈھاتے۔

(باقی دیکھئے صـ۳ـ پر)

فرانس کی نئی وزارت

پیرس ۵ مارچ - آج فرانس کے دائیں بازو کے آزاد خیال لیڈر مسٹر پینے نے فرانس میں نئی وزارت بنانے کی دعوت کو قبول کر لیا ہے۔ کل آپ نیشنل اسمبلی میں اپنا پروگرام پیش کر کے اعتماد کا ووٹ حاصل کریں گے۔

مسود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں چھپوا کر عسـ۳ـک میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی-اے-ایل-ایل-بی

قادیان سے اخبار "بدر" کا اجراء

احباب کرام کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حکومت کی طرف سے اخبار "بدر" کی منظوری ہو چکی ہے۔ ۲۶ تاریخ کو باضابطہ اجازت مل جائیگی اور انشاء اللہ العزیز پہلا پرچہ شروع مارچ تک شائع ہو جائے گا۔

دفتر اخبار "بدر" کو ابھی تک بہت ہی کم خریداری قبول کرنے والوں کی اطلاع آئی ہے۔ کیونکہ اکثر احباب کو پرچہ جاری ہونے کا انتظار تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ:۔

"قادیان سے ایک اخبار "بدر" کے نام سے نکلنا شروع ہوا ہے ..... دوستوں کو یہ امر ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ اس وقت یہاں کے دوست نسبتاً زیادہ اچھی حالت میں ہیں اس لئے وہ اخبار کی زیادہ سے زیادہ مدد کر سکتے ہیں اور ان کی یہ مدد اخبار کی مالی حالت کو مضبوط کرنے کے علاوہ ہندوستان کی اسلام کی تبلیغ میں بھی بڑی ممد ثابت ہو گی۔ پس یہ ایک ثواب کا فعل ہے۔ دوستوں کو ضرور اس اخبار کی مدد کرنی چاہیئے۔"

احباب کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے درخواست ہے کہ وہ خریداری قبول فرمانے کی دفتر ہذا کو جلد اطلاع فرمائیں۔ نیز اپنے حلقہ اثر میں بھی اس کی تحریک فرمائیں۔

مینیجر "بدر" قادیان

نقد و نظر

"مسدس ہاشمی":۔ یہ منظوم کتاب جناب محمد یامین صاحب ہاشمی (فاروقی) سابق مدرس فارسی محکمہ تعلیم پنجاب کی تصنیف ہے۔ مسدس حالی کی طرز اور بحر میں مختلف عنوانات کے ماتحت انقلاب تقسیم اور قیام پاکستان کی تاریخ پُر اثر انداز میں نظم کی گئی ہے۔ زبان کافی سلیس اور رواں ہے اور سرا سر مسدس حالی کا رنگ جھلکتا ہے۔ اسی طرح جذبات کو برانگیختہ کرتا اور ملت اسلامیہ کی محبت کو ابھارتا ہے واقعات عقلمندی سے انتخاب کئے اور ترتیب دیئے گئے ہیں۔ کہیں کہیں زبان کی خامیاں ہیں اور کتابت کی غلطیاں ہیں۔ تقسیم کے علاوہ استحکام پاکستان پر بھی بہت سے عنوان ہیں جن میں سیاست حاضرہ کے تعلق میں مسلم لیگ کے مقام کو واضح کیا گیا ہے۔ ایک روپیہ چار آنے میں مصنف سے مل سکتی ہے۔

ضروری اعلان

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے ارشاد کے ماتحت خاکسار رہنمائی میں ایک کتاب لکھ رہا ہے جس میں درج کرنے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی قبولیت دعا کے ایسے واقعات چاہئیں جو کہ اپنے اندر غیر معمولی رنگ رکھتے ہوں۔ نیز حضور کی ایسی پیشگوئیاں بھی لکھ کر دوست بھیجیں جو کہ اپنے وقت پر بڑی شان و شوکت سے پوری ہوئی ہوں۔ تحریر خوشخط اور مختصر ہو۔

مہاشہ محمد عمر معرفت احمد برادرز مقام سانگلہ ہل شیخوپورہ

مبلغین اسلام کی مشکلات (بقیہ صفحہ اول)

یورپین قوموں کے احساس برتری مذہبی تعصب اور دیگر تمدنی و معاشرتی مشکلات کا ذکر کرنے کے بعد آپ نے اس امر کا بھی ذکر کیا کہ جماعت احمدیہ نے جو مغربی ممالک میں تمام مسلمانوں کی طرف سے فریضہ تبلیغ ادا کر رہی ہے۔ اسلامی خصوصیات کو برقرار رکھتے ہوئے ان مشکلات پر قابو پانے کے لئے کیا کیا اقدامات کئے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کی اب یہ کوشش ہے کہ ہر ملک میں غاہرنہیں کے نومسلم انہیں اسلام کی دعوت دیں۔ اور ان کے سامنے اپنا عملی نمونہ پیش کریں۔ چنانچہ بہت سے ممالک میں مقامی مبلغ نہایت کامیابی سے کام کر رہے ہیں بفضلہ تعالےٰ سکاٹ لینڈ مشن کا انچارج ایک مخلص نومسلم انگریز ہے۔ اسی طرح انگلستان جرمنی امریکہ اور بہت سے دیگر ممالک کے نومسلم اس وقت ربوہ میں مذہبی تعلیم حاصل کر رہے ہیں تعلیم و تربیت حاصل کرنے کے بعد وہ انشاء اللہ تعالےٰ اپنے اپنے ہموطنوں کو حلقہ بگوش اسلام کرنے میں کامیاب ثابت ہوں گے۔ اور کافی حد تک ان مشکلات کا ازالہ ہو جائے گا جن سے پاکستانی مبلغین کو دوچار ہونا پڑتا ہے۔

آخر میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف تذکرۃ الشہادتین میں سے ایک حوالہ پیش کرتے ہوئے اس یقین کا اظہار کیا۔ کہ خواہ مشکلات کتنی ہی کٹھن کیوں نہ ہوں۔ بالآخر اسلام دنیا میں غالب آکر رہے گا۔ اور وہ بیج جو جماعت احمدیہ کی شکل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں بویا گیا ہے۔ پھلے گا اور پھولے گا حتیٰ کہ ایک تناور درخت بنکر تمام عالم پر چھا جائے گا۔ کوئی نہیں جو اس خدائی تقدیر کو بدل سکے۔ جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کو جو فتح حاصل ہوگی۔ وہ ہمیشہ ہمیش قائم رہے گی۔ تا آنکہ یہ دنیا اپنے انجام کو پہونچ جائے:

زکوٰۃ کی تفصیل

بعض اوقات سیکرٹریان مال زر زکوٰۃ مرکز میں بھجواتے وقت اس کی تفصیل سے اطلاع نہیں دیتے یعنی یہ کہ اس میں سے کس قدر رقم کس دوست نے ادا کی ہے۔ چونکہ نظارت بیت المال میں ہر صاحب نصاب کا حساب نام بنام رکھا جاتا ہے۔ اس لئے ایسی تفصیل ضروری ہوتی ہے جس کے حصول کے لئے متعلقہ کارکنان کو بار بار لکھ کر تفصیل منگوانی پڑتی ہے۔

اگر سیکرٹریان مال اور دیگر عہدہ داران جماعت زر زکوٰۃ بھجواتے وقت اس کی تفصیل اور معطی حضرات کے مکمل پتہ جات بھجوایا کریں۔ تو یہ دقت دور ہو سکتی ہے۔ امید ہے کہ عہدہ داران اس بات کا آئندہ ضرور خیال رکھیں گے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

اگر آپ صاحب نصاب ہیں تو آپ کا فرض ہے۔ کہ آپ کے ذمہ زکوٰۃ کی جس قدر رقم واجب ہوتی ہو۔ وہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام بھجوادیں۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

- ریزروائنٹ -

باوجودیکہ بذریعہ اعلانات الفضل اینٹیں ریزرو کروانے والے احباب کو بھٹہ B. سے اپنی ریزرو کردہ اینٹیں اٹھوا لینے کی طرف توجہ دلا لینے کے اکثر دوستوں نے اس طرف مناسب دھیان نہیں دیا۔ کارکنان بھٹہ مذکور کو ریزرو اینٹیں بطور سٹاک چکوں کی صورت زیادہ دیر تک سنبھالے رکھنے میں دقت پیش آرہی ہے۔ اس لئے اب پھر بذریعہ اعلان ہذا متعلقہ احباب کی خدمت میں گزارش کی جاتی ہے کہ اپنی ریزرو کردہ اینٹیں جلد تر بھٹہ سے اٹھوا کر اپنے اپنے الاٹ شدہ قطعات میں رکھوا لیں۔ بصورت دیگر مجبوری کی حالت میں اینٹیں دوسرے ضرورت مند احباب کو نقد قیمت پر فروخت کر دینی پڑیں گی۔ جس کے باعث ممکن ہے کہ بعد ازاں اینٹ ریزرو کنندگان کو وقت پر نہ مل سکے۔ لہذا اینٹیں ریزرو کرانے والے دوست مطلع رہیں۔

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ٦ مارچ ٥٢ء

سندھ اور پنجاب کے ارباب حکومت غور فرمائیں

ذیل میں ہم ہفت روزہ اخبار "حکومت" کراچی سے ایک ٹکڑا بجنسہ نقل کرتے ہیں:۔

"سیالکوٹ میں مرزائیوں کے جلسے کا حشر

ہفتہ عشرہ ہوا کہ فتنہ مرزائیہ کی طرف سے ایک اعلان کیا گیا۔ کہ مورخہ ١٦، ١٧ فروری ٥٢ء بروز ہفتہ اتوار ایک عام جلسہ منعقد ہوگا۔ مجلس احرار اسلام سیالکوٹ نے اس اعلان کو ایک کھلا ہوا چیلنج تصور کیا۔ اور اس جلسہ کو رکوانے کی خاطر حکام کی خدمت میں درخواستیں کیں۔ کہ برائے نوازش مرزائیوں کے اس جلسہ کو نقص امن کی خاطر روک دیا جائے۔ اور مرزائیوں کو ہدایت کی جائے۔ کہ وہ جلسہ کو اپنی مسجد میں کرلیں۔ چونکہ مرزائیوں کو اپنی طاقت کا زعم تھا۔ اور وہ ارد گرد سے مسلح طاقت بھی جمع کر چکے تھے۔ اس لئے حکام نے مجلس احرار کو ان کے بالکل مناسب اور جائز مطالبے کا کوئی جواب نہ دیا۔

آخر مجلس احرار نے اپنے تحریری فیصلے سے حکام کو قبل از وقت آگاہ کر دیا۔ کہ ہم ہر ممکن اور جائز طریقہ سے اس جلسہ کو روک دیں گے۔ چنانچہ یہ معرکہ آرائی پورے زور و شور سے فریقین کی طرف سے سامنے آئی۔ یعنی ایک طرف تمام شہر کا مشتعل ہجوم منڈلا رہا تھا۔ اور دوسری طرف مرزائی اس کوشش میں معروف تھے کہ حکومت اپنے وسیع انتظام سے ہمارے جلسہ کو کامیاب کرائے۔ اگر حکومت کا خاطر خواہ انتظام نہ ہوتا۔ تو کسی مرزائی کو جلسہ گاہ میں جانا تو درکنار شہر میں گزرنا بھی ناممکن تھا۔ کیونکہ عوام تہیہ کر چکے تھے۔ کہ اس ناپاک طبقہ کو کسی صورت معاف نہ کیا جائے۔ آخر مجلس احرار اسلام سیالکوٹ نے اپنے فیصلہ کے ماتحت ٹھیک ایک بجے مورخہ ١٦ فروری کو اپنے دفتر سے زیر سرکردگی صدر مجلس احرار اسلام سیالکوٹ شیخ احمد دین صاحب مع اپنے پانچ ساتھیوں کے جن کے اسماء خواجہ محمد اسماعیل بٹ ناظم اعلیٰ خواجہ عبدالرؤف سالار اعلیٰ جیوش احرار حضرت مولانا مولوی بشیر احمد صاحب پسروری شاعر احرار سائیں محمد حیات صاحب پسروری حضرت مولانا محمد علی صاحب کاندھلوی ہیں۔ اس جلسہ کو روکنے کے لئے اور عوام کو پرامن رکھنے کے لئے اقدام کیا لیکن راستے میں ہی پولیس نے ان جانبازوں کو اپنی حراست میں لے لیا۔ جس پر بیشمار لوگوں نے ان کی تقلید میں اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کیا۔ اور دوسری طرف ہجوم نے مشتعل ہو کر مرزائیوں کے پنڈال کو گھیرے میں لے لیا۔ تو مرزائیوں نے خوف کے مارے اس دن کا پروگرام منسوخ کر دیا۔ اور دوسری طرف حکام نے حراست شدگان کو شہر سے باہر لے جا کر چھوڑ دیا۔ اور عوام کے جذبات کی قدر کرتے ہوئے جلسہ کو حکماً بند کر دیا۔ جس کی وجہ سے شہر کی فضا فوراً ہی پرسکون ہوگئی۔"

(ہفتہ وار حکومت کراچی مورخہ ٧ مارچ ١٩٥٢ء)

کیا سیالکوٹ کے ڈپٹی کمشنر بہادر۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس بہادر اور پنجاب کے ارباب حکومت اپنے "حسن انتظام" کے اس قصیدہ پر غور فرمائیں گے؟

سندھ کی ریاست خیرپور میرس کے مقام گمبٹ میں پھر ایک احمدی کو احراریوں کی اشتعال انگیزیوں کی وجہ سے قتل کر دیا گیا ہے۔ آخر ان معصوموں کا خون کس کی گردن پر جائے گا۔ کیا ہمارے ذمہ داران نظم و نسق بتا سکتے ہیں؟

ہم کو حیرانی ہے۔ کہ احراریوں کو پنجاب اور سندھ میں کیوں اتنی کھلی چھٹی مل گئی ہے۔ کہ وہ بدبدا کر ملکی قانون کی خلاف ورزی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور کوئی ان کو نہیں پوچھتا۔ سیالکوٹ کے جلسہ کے متعلق مختلف مقامات سے جماعتوں کے مذمتی ریزولیوشن ہمارے پاس آرہے ہیں۔ ذیل میں ہم پشاور کی جماعت احمدیہ کے ریزولیوشن کا کچھ حصہ درج کرتے ہیں۔

"ہم یہاں عزت مآب خان عبدالقیوم خاں وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے جنہوں نے شورہ پشتوں کی خواہشات کو مسدود کر دیا ہے اور اپنے صوبے میں ان کی فریبانہ چالوں کو پیدا نہیں کیا آپ کی یہ پالیسی دانائی پر مبنی ہے جس نے آپ کے صوبہ کو نہ صرف بے چینی سے محفوظ رکھا ہے۔ بلکہ صوبہ میں ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل بھی ہو رہی ہے۔

سندھ اور پنجاب کی حکومت کے لئے یہاں ایک سبق موجود ہے۔ انہیں دیکھنا چاہیئے۔ کہ سرحد کے وزیر اعلیٰ جناب عبدالقیوم خاں صاحب قیام نظم و نسق میں کیوں کامیاب ہیں۔ حالانکہ شمال مغربی سرحدی صوبہ سندھ اور پنجاب سے کہیں زیادہ خطرناک ہے۔

زلزلہ

جاپان میں پھر خوفناک اور شدید زلزلہ آیا ہے۔ جس کی وجہ سے سخت جانی و مالی نقصان ہوا ہے۔ چار گھنٹہ تک زلزلہ کے جھٹکے محسوس ہوتے رہے۔ سمندر کی طوفانی لہروں نے تباہی و بربادی میں اور بھی اضافہ کر دیا۔ اطلاع آمدہ کے مطابق اب تک سینکڑوں نفوس ہلاک اور اٹھارہ سو سے زیادہ مکانات برباد ہو چکے ہیں۔ مگر یہ ابتدائی اندازہ ہے۔ پوری تحقیقات کے بعد معلوم ہوگا۔ کہ زلزلہ نے کیا کیا تباہ کاریاں کی ہیں۔

گذشتہ ساٹھ ستر سال سے جس قدر زلزلے آئے ہیں۔ دنیا کی تاریخ میں پہلے کبھی نہیں آئے۔ سائنسدانوں نے اپنی اپنی تحقیقات کے مطابق ان زلزلوں کے اسباب پر بہت کچھ قیاس آرائیاں کی ہیں۔ جہاں تک زلزلوں کی مادی وجوہات کا تعلق ہے۔ ان قیاس آرائیوں کی سائنٹیفک نقطۂ نظر سے ایک بڑی اہمیت ہے۔ اور ان مشاہدات اور تجربات سے واقعی علمی اور عملی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ مثلاً جاپان کے مشہور عظیم زلزلہ کے بعد ایسے مقامات میں جو تحقیقات سے زلزلہ کی زد میں متعین کئے گئے ہیں۔ عمارات کی ساخت میں بہت سی اہم تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ خواہ ان کا زیادہ فائدہ ہوا ہو۔ یا نہ ہوا ہو۔ لیکن یہ ضرور ہوا ہے۔ کہ مکانات بجائے پتھر اور اینٹوں کے اب ایسے مصالحہ سے بنائے جاتے ہیں۔ جو اول تو زلزلہ کے جھٹکوں سے گریں نہیں۔ اور اگر گریں تو جان و مال کا زیادہ نقصان نہ کریں۔ اور آگ اور پانی سے بھی محفوظ رہیں۔

شدید زلزلوں کی صورت میں جیسا کہ جاپان کا موجودہ زلزلہ ہے۔ سیلاب اور آتش زنی کے علاوہ زور شور کی آندھیاں بھی چلنے لگتی ہیں۔ گویا عناصر اربعہ حرکت میں آجاتے ہیں۔ جن کو سنبھالنا انسان کے بس کی بات نہیں۔ انسان نے سائنس میں بڑی بڑی ترقیاں کر لی ہیں۔ اور ایسے ایسے عجائبات ایجاد کئے ہیں۔ کہ معمولی انسان کی عقل دیکھ کر دنگ رہ جاتی ہے۔ قدرت کی طاقتوں پر خاصی حد تک قابو پالیا ہے۔ مگر زلزلوں اور سائیکلونوں کی تباہ کاریاں رک نہیں سکیں۔ بلکہ دنیا کی حالیہ تاریخ کے سال بسال مطالعہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ تباہ کاریاں بڑھتی ہی جارہی ہیں۔ اور انسان ان کا بظاہر حال کوئی علاج نہیں کر سکتا۔

انسان کو اپنی سعی کرتے رہنا ضروری ہے۔ مگر کاش یہ باد و باراں کے طوفان۔ یہ زلزلے۔ یہ آتش زنیاں اس کی باطن کی آنکھ بھی کھولتے اور وہ سوچتا۔ کہ بے شک مادی اسباب تو کسی قدر معلوم ہو چکے ہیں۔ شاید ان کا کچھ تعلق روحانی عالم سے بھی ہو۔

تمام قوموں کی مذہبی کتابوں کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے۔ جب دنیا اللہ تعالیٰ کو چھوڑ دے گی۔ اور وہ گناہوں سے بھر جائے گی۔ اس وقت دیگر آسمانی اور زمینی آفتوں کے علاوہ زلزلوں کی بھی کثرت ہوگی۔ ہندوؤں۔ بدھوں۔ یہودیوں۔ عیسائیوں۔ مسلمانوں کی الہامی کتابوں میں اس آنے والے زمانے کی بالوضاحت خبر دی گئی ہے۔ اس زمانے کے نہایت بیّن نشانات بتائے گئے ہیں۔ اور ساتھ ہی ایک موعود کی آمد کی بھی خبر دی گئی ہے۔ جو دنیا کو اللہ تعالیٰ کی طرف از سر نو دعوت دے گا۔ دنیا کو اللہ تعالیٰ کے عذاب ہائے الیم سے ڈرائیگا۔ جن میں سے زلزلے اور مختلف آفتوں کی وجہ سے تباہیاں اور بربادیاں ہونگی۔ قرآن کریم نے اس زمانے کا نقشہ کئی جگہ نہایت بلیغ الفاظ میں کھینچا ہے۔ چنانچہ آخری پارہ میں آتا ہے:۔

اذا زلزلت الارض زلزالھا ۝ واخرجت الارض اثقالھا ۔ وقال الانسان مالھا ۔ یومئذٍ تحدث اخبارھا ۔ بان ربک اوحی لھا ۔ یومئذٍ یصدر الناس اشتاتاً لیروا اعمالھم ۝ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہ ۝ ومن یعمل مثقال ذرۃ شراً یرہ (سورۃ الزلزال)

یعنی دنیا پر ایک وقت ایسا آنے والا ہے۔ کہ زمین پر زلزلوں پر زلزلے آئیں گے۔ اور زمین اپنے بوجھ باہر نکال ڈالے گی۔ اور انسان کہے گا۔ اسے کیا ہوگیا ہے؟ اس دن وہ اپنی خبریں بیان کرے گی۔ اس لئے کہ اے مخاطب تیرے رب نے اس کے واسطے وحی کی ہوگی۔ اس دن لوگ متفرق ہو جائیں گے۔ تاکہ اپنے اپنے اعمال دیکھیں پس جس نے ذرہ کے برابر بھی نیکی کی ہوگی۔ اسے دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرہ برابر بھی بدی کی ہوگی۔ اسے دیکھ لے گا۔

کیا آج ہم اپنی آنکھوں سے یہ نقشہ لعینہٖ نہیں دیکھ رہے۔ اس وقت جو زلزلہ جاپان میں آیا ہے۔ ذرا اس کا تصور سامنے لائیے۔ وہاں انسان کی کیا حالت ہوئی ہے۔

اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الہامی کتابوں کی اس پیشگوئی کو اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر از سر نو دنیا کے سامنے مختلف طریقوں سے بار بار پیش کیا ہے۔ جب دنیا میں ایسے آثار بھی موجود نہیں تھے۔ دنیا کو پُر زور انتباہ کیا ہے۔ اور ان عذابوں سے ڈرایا ہے۔ جو خاص کر زلزلہ کا نام دیئے گئے ہیں۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے الہام پا کر تمام دنیا کو للکارا ہے۔

"دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔"

درخواست ہائے دعاء

(١) عبداللطیف صاحب پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ اور ان کے بھتیجے بیمار ہیں۔ (٢) حبیب اللہ صاحب لنڈا بازار لاہور کی اہلیہ اور عزیزم حبیب اللہ بازار صرافہ راولپنڈی مسلسل بیمار چلے جا رہے ہیں۔ (٣) ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف کامٹی ٧ مارچ کو جناح سنٹرل ہسپتال کراچی میں اپریشن کرانے کے لئے داخل ہوئے ہیں۔ احباب سے سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تھیوسافی اور ارتقائی نظریہ

از مکرم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب

گذشتہ ماہ ایک کام کی وجہ سے عاجز کو کراچی ٹھہرنے کا اتفاق ہؤا۔ اس عرصہ میں تھیوسافیکل سوسائٹی کے مرکز واقعہ بندر روڈ میں بغرض تحقیق جاتا رہا۔ یہاں ان کا ایک کشادہ ہال ہے۔ جس کے ساتھ لائبریری اور تعلیم و تدریس کا انتظام ہے۔ اس سوسائٹی کے مراکز بڑے بڑے شہروں میں قائم ہیں۔ جہاں کہ منتخب شدہ پریذیڈنٹ اور سیکرٹری وغیرہ چندہ تعلیم اور تبلیغ وغیرہ کا انتظام کرتے ہیں۔ اس سوسائٹی کی نیویارک امریکہ سے ۱۸۷۵ء میں بنیاد ڈالی گئی۔ ہندوستان میں ان کا بڑا مرکز بمقام ادیار مدراس کے قریب ہے ان کی تعلیمی اور تدریسی کتب لکھنے والوں میں سے مشاہیر کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔ خاتون E.W. Preston — Annie Basant اور C.W. Leadbeater

مجھے اس بات کا علم ہو کر قدرتی طور پر صدمہ ہؤا کہ پاکستان بننے کے بعد تعلیم یافتہ مسلمان اسلام کی تعلیم اور روح سے نابلد ہونے کی وجہ سے اس سوسائٹی میں کثرت سے شامل ہو رہے ہیں۔ پہلے اس میں پارسیوں کے علاوہ ہندو سکھ اور عیسائی ممبر تھے۔ مسلمان کوئی خال خال ممبر بنتا۔ اصل میں یہ سوسائٹی پارسی قوم کا داختہ پرداختہ ہے۔ جس میں انہوں نے مذہبی عقائد کو سائنس کے مشہور نظریہ ارتقاء کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی ہے۔ اور ساتھ اسلامی اخوت رنگ و نسل کے امتیاز سے پرہیز اور مسیحیت کی شرمندہ تعبیر محبت کو شامل کر لیا۔

بظاہر تو یہ لوگ سب اہل مذاہب کو ممبر بننے کی دعوت دیتے ہیں۔ اور اپنے اپنے مذہبی اطوار اور نام وغیرہ میں خاص تبدیلی پر زور نہیں دیتے چنانچہ اپنے ہال کمرہ کو مختلف مذاہب کے پیشواؤں کی تصاویر سے مزین کیا ہؤا ہے۔ جس میں حضرت کرشن۔ بابا نانک صاحب۔ حضرت مریم اور دیگر بزرگان کے علاوہ اسلام کی تصویر بھی ہے۔ ایک عرب لباس میں ملبوس شخص کے ہاتھ میں لمبی اور بھیانک تلوار دے رکھی ہے۔ اسلام کی اس غلط اور ناجائز تعبیر کو دیکھکر دکھ ہوتا ہے۔ بہر حال تھیوسافیکل سوسائٹی کا دعوے گو دیگر مذاہب میں بغیر مداخلت کے روحانی ارتقاء کے مواقعہ پیدا کرنا ہے۔ مگر حقیقت میں ان کی تعلیم مذہبی روح اور تعلیم کے خلاف ہی نہیں بلکہ اس کی خطرناک دشمن ہے۔

کیونکہ ان کا بنیادی مسئلہ روح کا ارتقائی نظریہ کی روشنی میں ابتدائی جراثیم۔ کیڑے مکوڑے مچھلی مینڈک پھر چوپائے جانوروں میں سے ہو کر انسان تک پہنچتا ہے۔ گو انسان سے آگے پینترا بدل لیتے ہیں جس کے بعد روحانی دنیا کے قائل ہیں۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ الہام کے سرے سے منکر ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کو رب یا خالق اس لحاظ سے نہیں مانتے کہ ارتقاء میں اس کا کوئی دخل ثابت نہیں۔ مذہبی پیشواؤں کی تعلیم کو ان کی ذاتی اندرونی آواز یعنی intuition قرار دیتے ہیں۔ غرض مادیت اور مذہبیت کا ایک معجون مرکب ہے۔ جس کو باہر سے عقلی اور تحقیقی ملمع چڑھا کر دیدہ زیب بنا دیا گیا ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ سے بے تعلق اور مذہبی تعلیم سے بے بہرہ لوگ ان کے دام میں پھنستے رہتے ہیں

کراچی سوسائٹی کی سیکرٹری مسز جی۔ کے منوالا جو کہ ایک قابل خاتون ہیں۔ عاجز نے ان کے ایک لیکچر اور ایک تعلیمی مجلس میں شمولیت کی اور اظہار خیالات کی اجازت چاہی۔ جس کی خوشی سے اجازت دی گئی بلکہ ایک تقریر ملتوی کر کے مورخہ ۲۴/۲/۵۲ کی شام چھ بجے میری تقریر کا اخباروں میں اعلان کر دیا گیا۔ جس کا میں سوسائٹی اور اس کے کارکنوں کا مشکور ہوں۔ میری تقریر کا عنوان Conception of God & Evolution تھا۔ یعنی خدا تعالیٰ کا عقیدہ اور مسئلہ ارتقاء۔ تقریر سننے کے لئے بعض دلچسپی رکھنے والے مسلمان اور سوسائٹی کے پریذیڈنٹ جمشید نسروان جی بھی تشریف لائے۔ تقریر کے بعد ایک مسلمان بھائی ریٹائرڈ افسر نے جماعت احمدیہ کی مساعی اور عاجز کے تحقیق کی بناء پر خیالات کے اظہار کا ذکر جو کہ اسلام کی تائید میں تھے۔ دیر تک محبت اور شکریہ کے رنگ میں کرتے رہے۔ ذیل میں احباب کی آگاہی کے لئے تقریر کا ملخص پیش کر دیتا ہوں۔ جو کہ انگریزی میں تھی۔ اور دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ خدائے برتر و توانا ہمیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی خدمت کا زیادہ سے زیادہ موقعہ عطا فرمائے۔ اور دنیا سے کفر و الحاد کی وبا کو جلد دور فرما دے۔ آمین ثم آمین

انسان جبلی طور پر عقل۔ حافظہ اور فہم یعنی کانشنس کی وجہ سے علم کی کھوج میں لگا رہتا ہے پہلی چیز جس کا انسان کو یقینی علم حاصل ہوتا ہے وہ اس کا اپنا وجود ہے۔ اس کے بعد درجہ بدرجہ علم و معرفت میں ترقی کرتا جاتا ہے۔ علم میں کیفیت اور کمیت شامل ہے یعنی کسی چیز کی حقیقت اور اس کی غرض و غایت۔ گو ان بادی النظر میں یہ امر سمجھ جاتا ہے کہ اس عالم وجود کا کوئی بنانے والا اور چلانے والا ضرور ہے۔ مگر جب تحقیق میں کھو جاتا ہے۔ تو بسا اوقات تعقل میں انتشار پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں انسانی نظریئے کئی فلسفی رنگ اختیار کر لیتے ہیں۔ گو سائنس تحقیقی حیثیت رکھتی ہے۔ مگر انتشار تعقل کی صورت میں سائنس میں بھی فلسفہ پیدا ہو جاتا ہے۔

تیسرا ذریعہ علم کا مذہب ہے۔ جو انسانی زندگی اور موجودات عالم کی غرض و غایت پر روشنی ڈالتا ہے۔ اور آئندہ زندگی میں ترقی اور انعامات حاصل کرنے کے لئے ہدایت لے کر آتا ہے۔ یہ تینوں علم کے ذرائع جہاں تک بھی ترقی کر چکے ہوں انسان کو علمی پیاس بجھانے اور آئندہ تحقیق کی راہ دکھانے کے لئے بطور مدد کے حاصل ہو جاتے ہیں۔ ورنہ پیدائش کے ساتھ انسان ہمیشہ کورا اور ہر قسم کے علمی اثرات سے مبرا ذہن لاتا ہے اس لئے اگر کسی کو ہدایت کا سرچشمہ نہ ملے۔ اور ذاتی طور پر عقل و فہم کو حقیقی رنگ میں غیر جانبدارانہ استعمال نہ کرے تو زندگی کا مقصد کھو بیٹھتا ہے۔

یہ غلط ہے کہ اندرونی آواز یعنی intuition انسانی رہنمائی کے لئے کافی ہے۔ علم النفس کے ماہرین خصوصاً فرائڈ نے اس معمہ کو حل کیا ہے۔ کہ اندرونی آواز محض انتشار تعقل کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ جبکہ کسی مسئلہ کو حقائق اور شواہد کی مدد سے انسان حل نہ کر سکے یا اصل حل کی بجائے تعصب یا دباؤ کی وجہ سے من مانا حل ان حقائق اور شواہد پر چسپاں نہ کر سکے تو اس پریشانی میں شعوری دفتر تھک کر معطل ہو جاتا ہے۔ اور غیر شعوری دماغ میں سے دبے ہوئے اور روکے ہوئے حل اور نتائج کا احساس شدت سے ہونے لگتا ہے۔ یعنی جب شعور معمہ کو حل کرنے کے ناقابل ہو۔ اور سوچ بچار میں تھک جائے۔ تو حافظہ پر جو درشدہ نتائج موجود ہوتے ہیں۔ وہ سامنے آجاتے ہیں۔ اور جو نتیجہ زیادہ قریب ہو۔ اس کو غیر شعوری دماغ ظاہر کر دیتا ہے۔ اس اظہار کو شعوری عقل اندرونی آواز یا بالا قوت کی مدد سمجھتا ہے۔ اسی وجہ سے فلاسفروں یا شعراء کا فلسفہ اور نکتہ بیانیاں محض خیالی پرواز ہوتی ہیں۔ اور بدلتی رہتی ہیں سوائے ان کے جو حقیقت کو الفاظ کا فصیح و بلیغ جامہ پہنانے والے ہوں۔

اس کے برعکس الہام خود ملہم کے لئے مشکوک چیز نہیں ہوتی۔ بلکہ یقینی طور پر خدا تعالےٰ کی طرف سے آتا ہے۔ فکر یا تعقل کا نتیجہ نہیں ہوتا۔ اور ذاتی۔ صفاتی۔ اور بیرونی بے شمار شواہد اور دلائل سے ترقی اور زور پکڑتا جاتا ہے۔ اسلئے الہام کو اندرونی آواز سمجھنا یا اندرونی آواز کو الہام سمجھنا ایک نفسی دھوکہ اور فاش غلطی ہے۔

دوسری اہم بات سائنس دانوں کے تجربات اور نئی دریافتوں اور ان کی پیشکردہ تھیوریوں اور نظریات میں فرق ہے۔ اس میں کیا شک ہے کہ سائنس دانوں نے کس قدر محنت اور تجربہ تدبر سے تجربات کئے اور بادی النظر سے پوشیدہ حقائق دریافت کئے۔ جن کے ذریعہ سے نئے نئے علوم اور بڑی بڑی ایجادات کا راستہ نکل آیا۔ یہ تو قابل قدر چیز ہے۔ گو ان ایجادات اور فنون کا جو قانون قدرت سے حاصل کی گئی ہیں صحیح استعمال ایک علیحدہ سوال ہے مگر جہاں تک مشاہدہ اور دریافت کا تعلق ہے سائنس کے نتائج کسی شک و شبہ سے بالا ہوتے ہیں۔ لیکن جب حد بندی۔ بنیادی اصول اور غرض و غایت کا سوال آتا ہے۔ وہاں سائنسدان ان شواہد اور دریافتوں کو عقل و فہم پر زور دے کر speculation یعنی فکری مفروضات سے کام لے کر نتیجہ نکالتے ہیں۔ اس حالت میں سائنس دان اور فلسفی میں فرق نہیں

نہیں ہوتا۔ اسی لئے سائنس کے نظریات اور تھیوریاں ہمیشہ خود ان کے نئے تجربات اور دریافتوں کی وجہ سے بدلتی رہتی ہیں۔ اس لئے ظاہر ہے کہ اگر کسی عقیدہ یا مذہب کی بنیاد سائنس کے پیشکردہ فلسفہ پر رکھی جائے تو وہ محل خیالی ریت کے ناپائیدار ٹیلہ پر بنے گا۔ جو قرار نہیں پا سکتا۔ چنانچہ آریہ مذہب کی بنیاد نیوٹن کی تھیوری اور انیسویں صدی کی دریافت یعنی ناقابل تسخیر و تجزیہ ایٹم پر رکھی گئی۔ مگر جب ایٹم کا تجزیہ ہوگیا تو اس دھماکہ سے سائنس کی پہلی مسلمہ تھیوریوں کے ساتھ آریہ مذہب کی بنیاد بھی مسمار ہوگئی اور مادے کا ازلی بت جسے پرمیشر کو بھی فنا کرنے کی طاقت نہیں دی گئی تھی انسانی ہاتھوں سے فنا ہو کر ناقابل فراموش سبق دے گیا اور ثابت ہوگیا کہ سوائے اللہ تبارک و تعالیٰ کے سب چیزیں فانی ہیں۔

تھیوسافی کے عقائد بھی ڈاروِن کے مشہور و معروف ارتقائی نظریہ کے سہارے تیار کئے گئے ہیں۔ گو اس نظریہ کو سائنس دانوں نے اپنانے اور مشہور کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی حتیٰ کہ اس تھیوری کا رعب باوجود شواہد کی کڑیوں کی کمزوری اور بعض کڑیوں کے سرے سے نقدان کے تعلیم یافتہ طبقہ پر چھا چکا ہے۔ مگر اب نئے مشاہدات اور تجربات کو دیکھ کر خود سائنس دان پریشانی کے عالم میں ہیں۔ کیونکہ اب خود بخود جاری و ساری مشینی نظریہ کے کل پرزے ٹوٹتے نظر آتے ہیں جن کا میں آگے ذکر کروں گا۔ پہلے یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ ارتقائی نظریہ کے تحت خدا تعالیٰ کی صفات پر کیا اثر پڑتا ہے۔

سائنس کے ارتقائی نظریہ کے مطابق موجودات عالم کی تشکیل اس طرح ہوئی کہ ابتداء میں مادہ جو کہ گیس یا دخان کی صورت میں تھا گھومتا گھماتا کئی کروں میں تقسیم ہوگیا پھر ٹھنڈا ہو کر ٹھوس ہوتا گیا آخر جب نائٹروجن اور آکسیجن کی ملاوٹ یعنی HO^2 سے پانی نمودار ہوا تو کرۂ ارض برف سے ڈھک گیا۔ جس کے بعد پہاڑ اور سمندر نمودار ہوئے اور موسم کے مناسب تغیر کی وجہ سے خلیات جن میں زندگی تھی خود بخود پیدا ہوگئے۔ یہ اکٹھے ہو کر جراثیم کیڑے مکوڑے۔ مچھلیاں۔ مینڈک بنتے گئے جس کے بعد رینگنے والے جانور۔ چوپائے اور پرندے بنے۔ ساتھ ساتھ اسی طرح تدریجاً نباتات بھی جمتی رہی۔ آخر میں انتہائی ارتقائی شکل انسان میں نمودار ہوئی۔ آگے نہ معلوم کیا کیا صورتیں پیدا ہوں گی اس جوڑ توڑ کے لئے انہوں نے تین اصول قائم کئے ہیں (۱) تدرتی انتخاب (۲) بقائے انسب (۳) ماحول کا اثر۔ یہ سب کچھ بغیر کسی سہارے یا اشارے یا کسی غرض و غایت کے ماتحت ہوتا چلا جا رہا ہے۔ یعنے اگر خدا تعالیٰ ہے اور ابتدائی مادہ یا طاقت اتفاق سے چھوٹ گئے تھے تو اس کی حیثیت کا نعوذ باللہ ایک تماشائی سے بڑھ کر نہیں جو دور سے اس عالم عجائبات کے الٹ پھیر اور گوناگوں بوقلمونیوں کو ان سائنسدانوں کی طرح دیکھ دیکھ کر حیران و ششدر ہوگا۔ غور طلب امر یہ ہے کہ اگر کوئی مذاہب ایسے فرسودہ عقیدہ کو اپنانا چاہے اور خدا تعالیٰ پر ایمان بھی رکھنا چاہے تو اس کا خدا کس قدر کمزور بے کس و بے بس ہوگا۔ یہی حال تھیوسافیوں کے عقائد کا ہے بلکہ اگر ان کی تعلیم کا غور سے مطالعہ کیا جائے تو اصل میں اس روح کو جسے وہ کیڑے مکوڑوں مینڈک چھپکلیوں پھر بندروں میں سے گذار کر انسان تک پہنچاتے ہیں۔ اسے ہی پھر روحانیات کے عالم میں لے جا کر خدا بنانا چاہتے ہیں۔ اس طرح ان کے خدا کو کچھ تجربہ اور علم حاصل ہوتا ہے ورنہ وہ پہلے کچھ بھی نہ تھا۔ نعوذ باللہ العلی العظیم من ذلک الخرافات۔

میں نے عرض کیا جبکہ ہمیں یا ہماری روح کو گذشتہ حیوانی تناسخ کے دور کا نہ احساس ہے اور نہ تجربہ ہے تو پھر آئندہ زندگی میں آپ کے عقائد کے مطابق انسانی نیکیوں خدمت اور محبت کا احساس یا تجربہ کس طرح ممکن ہوگا۔ کیوں نہ ہم جس طرح خدا تعالیٰ فرماتا ہے یہ تسلیم کر لیں کہ یہ ہماری پہلی زندگی ہے ہماری روح اسی جسم کے ساتھ پہلی دفعہ پیدا کی گئی۔ اور دوسری زندگی میں اعمال اور نیات کے مطابق سلوک ہوگا۔ اور جس طرح یہاں بیشمار انعامات اور ربوبیت کے سامان خدا تعالیٰ نے مہیا فرما دیئے ہیں آئندہ اس سے بڑھ چڑھ کر ملیں گے اور یہ کہ ہمارا خدا اتنا زور آور۔ خالق و ہادی علیم و عظیم ہے ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا۔ رحمٰن ہے رحیم ہے اور تمام ستائش فرمودہ اور اوصاف حمیدہ کا بلاشرکت غیرے مالک ہے۔ مگر اس کا ان کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔

ارتقا کے معروف عام نظریہ کے متعلق یہ عرض ہے کہ پہلے اس نظریہ کو بفان ایک فرانسیسی چڑیا گھر کے مہتمم نے ہوا دی۔ اس کے بعد لیمارک نے کچھ اور اضافہ کیا۔ آخر میں ڈاروِن نے بڑی محنت اور تگ و دو سے اس کو قدیم ڈھانچوں اور ابتدائی نایاب کیڑوں کی ظاہری مناسبت پر قائم کیا۔ اس ظاہری مناسبت کو ملحوظ رکھتے ہوئے بندروں خصوصاً گوریلا بندروں کو انسان کی گذشتہ سے پیوستہ نسل تسلیم کر لیا گیا گو ایک نسل جو اس میں سے غائب ہے اس کا اب تک کھوج نہیں مل سکا۔ بلکہ اب جو نئی کھدائیاں کی گئی ہیں۔ انسان کی موجودہ شکل و شباہت کے عین مطابق محکمہ آثار قدیمہ کے حساب کے مطابق آج سے پانچ لاکھ سال قبل کی گہرائی میں مدفون ڈھانچے ملے ہیں۔ مگر بندروں کے آثار اس سے اوپر رہ جاتے ہیں۔ یعنی بندر انسان کے بعد پیدا کئے گئے اس سے معاملہ ہی الٹ جاتا ہے

دوسرے چونکہ بیسویں صدی کے شروع سے زندگی اور نمو کی سائنس یعنی بیالوجی میں تجرباتی دسترس ممکن ہوئی تو Amoeba یعنی ایک خانے کا چھوٹا جرثومہ جسے ابتدائی خلیہ تصور کیا جاتا ہے۔ جب اس پہ تجربات کئے گئے کہ یہ خود بخود بے جان مادے سے کس طرح بن جاتا ہے۔ تو اس میں ناکامی ہونے کی وجہ سے بے جان مادے سے جاندار اجسام کا خود بخود بننے کا نظریہ ناکام ہو گیا۔ بلکہ یہ جرثومے مل کر نئے اجسام بنانے اور ارتقا کرنے سے بھی باز رہتے ہیں۔ اس طرح پہلی ارتقائی کڑی ہی غلط ثابت ہوگی۔ اگر ارتقا خود بخود جاری ہے تو سب سے ابتدائی عمل جو کہ آسان تر ہے نظر آ جاتا۔ مگر ابتدائی خلیے اپنی نسل کو ایک مستقل حیثیت دینے پہ مصر ہیں اور اپنی نسل اور قسم سے آگے نہیں بڑھتے چنانچہ مشہور بیالوجی کا ماہر فرینکلن شل لکھتا ہے

"جبکہ ابتدائی اجسام کا کھوج نہیں ملتا تو ہم کو یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ ہمارے نظریوں کا انحصار محض فرضی باتوں پر ہے جیسا کہ ہم ارتقا کے عمل کے متعلق خیال کرتے ہیں کہ چیزیں خود بخود ڈھلتی اور بنتی جاتی ہیں۔"

اس کے علاوہ ارتقا کا یہ مسئلہ کہ پیدائش نامعلوم طور پہ قدرتی انتخاب کے نتیجہ میں آہستہ آہستہ مختلف شکلیں اختیار کر دی ہے غلط ٹھہر چکا ہے۔ چنانچہ ہر نئی پیدائش ایک فوری انقلاب کے ذریعہ ثابت ہوئی ہے یعنی ہر نئی نسل کسی سابق نسل کے نتیجہ میں نہیں بلکہ انقلاب آفریں طریق سے کسی سمجھے سوچے مطلب اور ڈھانچے کے مطابق نہایت مکمل اور باریک در باریک تفصیل سمیت پیدا ہو جاتی ہے۔ ان کے اعضاء ماحول کے اثر سے پیدا نہیں ہوتے بلکہ ماحول اور موجودات کو استعمال کرنے اور مفید مطلب طور پہ کام میں لانے کے لئے بنائے جاتے ہیں یہ تو عمل خلق کا ہے نہ کہ ارتقا کا۔ ارتقا کا صرف اتنا تعلق ہے کہ مخلوقات اپنے دائرہ استعداد کے مطابق غیر موافق حالات سے مطابقت۔ یا مقابلہ کی طاقت رکھتی ہیں۔ فقط۔

حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ نے ارتقا کے نظریہ کو تفسیر کبیر میں بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نسل کا بیج ہی علیحدہ خلق فرمایا ہے۔ اور ان میں جو ارتقا جاری ہے وہ ان کی محدود استعدادیں ہیں نہ کہ ہر چیز خود بخود بن جاتی ہے۔ اب سائنس کی نئی دریافت ان کو اسی طرف آنے پر مجبور کر رہی ہے جس طرف حضور نے خدا تعالیٰ کی تائید سے ارشاد فرمایا ہے۔ چنانچہ شل لکھتا ہے۔

"Origin of Species جو کہ ڈاروِن کی تالیف ہے ۱۸۵۹ء میں شائع ہوئی مگر ۱۸۶۴ء میں سوئٹزرلینڈ کا ماہر اجسام دان کالیکر اس نتیجہ پہ پہنچا کہ قدرتی انتخاب [illegible] نہیں وہ ارتقا کو تسلیم کرتا تھا۔ مگر اس کے آہستہ اور نامعلوم عمل کی بجائے فوری انقلاب کے ذریعہ تخلیق کو مانتا تھا۔۔۔۔۔۔

جب تک قدرتی انتخاب یعنی Natural selection پر اس کے ناقابل عمل ہونے کے اعتراضات ہوتے رہے۔ کسی نے نہ سنی۔ کیونکہ یہ عجیب عادت ہے کہ جب تک کوئی نیا نظریہ پیش نہ کیا جائے لوگ پہلے نظریوں کو محض اعتراضات پر اور ناقابل عمل ثابت کرنے پہ بھی چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ مگر اب تو نیا نظریہ پیدا ہوگیا جو کہ ہالینڈ کے ڈاکٹر ڈی ورِی نے مشاہدات سے ثابت کر کے پیش کر دیا یعنی Mutation فوری تخلیق کا نظریہ۔"

میں اس نظریہ کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ یہاں صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ سائنس کی دریافتوں اور تجربات میں اور اس کے مفروضات اور تھیوریوں میں کتنا فرق ہے تھیوریاں ہمیشہ بدلتی رہتی ہیں۔ گو ابھی فوری تخلیق کی تھیوری کو یعنی کوئی نظریہ کو جو کہ (Concious Revolution) ہے کافی اشاعت نہیں دی جاتی کیونکہ سائنس دانوں کا مسلمہ ارتقائی نظریہ عام رائج الوقت الحاد و دہریت کی تائید میں ہے۔ مگر وہ دن دور نہیں جبکہ مجبوراً پے در پے نئی دریافتوں کے مطابق غلط نظریوں کی اصلاح کرنی پڑے گی اور جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب وہ کسی چیز کو پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو "کن فیکون" سے اس کی پیدائش کا آغاز ہو جاتا ہے اور ساتھ زندگی کے سامان بھی مہیا فرما دیتا ہے۔ یعنی "خلق فسوی قدر فھدی" چنانچہ ہر جاندار جرثومہ سے لے کر عضلات اور پٹھوں ناخنوں تک اور نباتات بھی اس خدا تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت اور تقدیر کے مطابق عمل کرتے ہیں فجعلہ غثاء احوی اور پھر اپنی طبعی موت سے ختم ہو جاتے ہیں۔ ورنہ سائنس دان جانداروں خصوصاً نباتات جو کہ ہر آن اپنی نئی شاخیں نکال سکتی ہیں کی موت کی وجہ سے حکم خدا کے سوا اور کوئی دریافت نہیں کر سکے۔ ایک بڑا ماہر لکھتا ہے کہ ہر جاندار کے لئے ایک رجسٹر معلوم ہوتا ہے جس میں جتنی عمر درج ہے۔ ورنہ مرجانا سائنس کی سمجھ سے باہر ہے۔"

ولادت

میرے لڑکے محمد عبداللہ خاں سابق درویش قادیان حال بابو کلرک سرگودہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲/۵۲ ۲۷ بروز بدھ لڑکا عطا فرمایا۔ احباب نومولود کی درازئ عمر اور خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کیلئے دعا فرمائیں۔

خاکسار ملک عبدالرحمٰن سکنہ نوشہرہ ککے زئیاں
حال دفتر بیت المال ربوہ

کہتی ہے ہم کو خلق خدا غائبانہ کیا؟

جماعت احمدیہ کی قومی سیاسی اور ملّی خدمات کا اعتراف غیروں کی زبانی

(۲۶)

(مرتبہ ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر)

ہمارے مکرم و محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے تابناک اور درخشندہ کارناموں کو دیکھتے ہوئے نہ صرف یہ کہ گورنمنٹ نے آپ کو اس بڑے سے بڑے عہدہ پر فائز کر کے جو وہ کسی ہندوستانی کو دے سکتی تھی۔ آپ کی لیاقت و قابلیت سے مزید فائدہ اٹھایا۔ بلکہ خود آپ کی اپنی قوم نے بھی آپ کی شاندار اور کبھی نہ بھولنے والی خدماتِ قومی و ملّی کو سراہتے ہوئے آپ کو سب سے بڑے منصب پر فائز کیا۔ اور یہ رفیع المنزلت اعزاز دے کر آپ کی لیاقت و قابلیت سے مزید فائدہ حاصل کرنے کی ٹھانی۔ یہ سب سے بڑا اعزاز کیا تھا؟ قوم کی سب سے عظیم و وسیع نمائندہ۔ ذمہ دار سیاسی و ملّی انجمن یعنی آل انڈیا مسلم لیگ کے لئے آپ کا صدر منتخب کیا جانا۔ یہ واقعہ آج سے اکیس (۲۱) سال قبل کا ہے۔ یعنی ۱۹۳۱ء کا۔ اور یہ زمانہ مسلمانان ہند کے لئے ایک بڑا اہم اور نازک ترین زمانہ تھا۔ اغیار اس وقت برسرِ اقتدار تھے۔ گورنمنٹ کو مرعوب کر کے وہ اسے اپنی طرف جھکا رہے تھے۔ اور دوسری طرف مسلمان قوم پر جمود کی سی حالت طاری تھی۔ قائد اعظم بھی دل برداشتہ ہو کر انگلستان کی طرف نقل مکانی کر چکے تھے۔ قوم کی نمائندہ جماعت مسلم لیگ بھی اپنی پہلی شان کھو چکی تھی۔ اور بڑی کسمپرسی اور بے بسی کی حالت میں جا پڑی تھی۔ اور کوئی سرگرم اور مخلص لیڈر نہ ملنے کے باعث اس کی حالت غیر ہو رہی تھی۔ اور اس کے بالمقابل قوم کے بعض درد مندوں نے آل انڈیا مسلم کانفرنس کے نام سے ایک اور ادارہ قائم کر کے اغیار کا تھوڑا بہت مقابلہ کیا۔ اور گورنمنٹ کو ان کی طرف پوری طرح جھکنے نہ دیا۔ چنانچہ اس زمانہ میں ملک کا ہی نہیں۔ بلکہ مسلم قوم کی قسمت کے فیصلے بھی ہو رہے تھے۔ انگلستان میں گول میز کانفرنس کے اجلاس منعقد ہو رہے تھے۔ جن میں ملک کا دستور اساسی تجویز ہو رہا تھا۔ اور مسلمانوں کے حقوق بھی زیر بحث لائے جا رہے تھے۔ اس لئے اس نازک وقت میں مسلمانوں کی اصل نمائندہ اور صحیح ترجمان اور سیاسی باڈی آل انڈیا مسلم لیگ کی عنان ایسے انسان کے ہاتھوں میں آجانی ضروری تھی۔ کہ جو وقت پر نہ صرف قوم کی صحیح رہنمائی کر سکے۔ بلکہ گورنمنٹ اور دوسری ہمسایہ قوموں سے بھی پوری طرح نپٹ سکے۔ اور قوم کو اس کا صحیح مقام حاصل کروا سکے۔ اس وقت آل انڈیا مسلم لیگ کی صدارت کے لئے پانچ نام لئے جا رہے تھے۔ جن کے متعلق آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے مجلس مذا کے آنریری سیکرٹری سر مولوی محمد یعقوب صاحب کو اختیار دیدیا۔ کہ وہ ان میں سے جن کو چاہیں ان سے مواصلت کر کے اپنی رائے کے ساتھ اس کا نام پیش کر دے اور بعد فیصلہ اس کی صدارت کا اعلان کر دے۔ چنانچہ (۱) ڈاکٹر راس مسعود (۲) سر فضل بھائی (۳) چوہدری ظفر اللہ خان (۴) مولوی رفیع الدین (۵) نواب ذوالفقار علی خان ان پانچ اصحاب میں سے ہمارے مکرم جناب چوہدری صاحب سے معاملہ طے کر کے سیکرٹری صاحب آل انڈیا مسلم لیگ نے مجلس عاملہ کے سامنے آپ کا نام پیش کر دیا۔ بعد ازاں مجلس عاملہ کے متفقہ فیصلہ کے بعد سیکرٹری صاحب نے مندرجہ ذیل اخباروں میں اعلان شائع کر دیا

آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر منتخب کے نام کا اعلان

"مجھے مسرت سے ساتھ میں آپ کو مطلع کرتا ہوں۔ کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کے اجلاس منعقدہ ۲۲، ۲۵ نومبر ۱۹۳۱ء میں یہ طے پایا ہے۔ کہ مسلم لیگ کا تیسواں اجلاس دہلی میں ۲۶ دسمبر ۱۹۳۱ء سے منعقد ہو۔ اس اجلاس کی صدارت کے لئے جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ممبر راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کا انتخاب عمل میں آیا ہے۔

غالباً مجھ کو آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنے کی ضرورت نہیں۔ کہ ملک کے موجودہ نازک سیاسی حالات کی وجہ سے عموماً اور گول میز کانفرنس کے انجام سے خصوصاً جو اہم تبدیلیاں حکومت ہند کے دستور اساسی میں ہونے والی ہیں۔ **لیگ کا یہ اجلاس اپنی ایک بہت ہی مخصوص اہمیت رکھتا ہے۔**

جیسا کہ جناب معلوم ہے۔ کہ آل انڈیا مسلم لیگ نے گذشتہ پچیس (۲۵) سال کے دوران میں ملک اور مسلمانوں کے مفاد کی بہت کچھ خدمت کی ہے۔ لیگ کی یہ حیثیت کہ صرف یہی ایک ایسی جماعت ہے جسے مسلمانان ہند کی سیاسی انجمن کہا جا سکے۔ عام طور پر تسلیم کی جاتی ہے۔ جہاں ہر قسم کی سیاسی رائیں آزادانہ ظاہر کی جا سکتی ہیں۔ اور اپنے قواعد و ضوابط کے مطابق اس کے فیصلے کثرت رائے کے ذریعہ سے ہوتے ہیں۔ اس لئے دور اندیشوں کا اقتضاء یہی ہے۔ کہ ہر گروہ اور خیال کے بزرگان ملت دہلی کے اجلاس میں شریک ہوں۔ اور ٹھنڈے دل سے حالات حاضرہ پر غور و خوض کرنے کے بعد لیگ کے پلیٹ فارم پر مسلمانوں کے لئے ایک متفقہ لائحہ عمل تیار کریں۔ ان حالات کو مدنظر رکھ کر جناب سے بدرجہ غایت مستدعی ہوں۔ کہ جناب اپنی اس سیاسی انجمن کے اس اہم ترین اجلاس میں ضرور شرکت فرمائیں کیونکہ ملک کے سیاسی مستقبل نے ایک طویل مدت کے لئے بننے اور بگڑنے کا بہت کچھ انحصار اس لیگ کے فیصلہ پر ہے۔

مخلوم ملت (سر) محمد یعقوب کے ٹی ایم ایل اے آنریری سیکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ۔"

یہ اعلان ہونے کی دیر تھی۔ کہ اغیار کے کیمپ میں کھلبلی مچ گئی۔ نہیں نہیں بلکہ ان کے ہاں صف ماتم بچھ گئی۔ اور انہوں نے لیگ کے اس اہم ترین اجلاس کو ناکام بنانے کے لئے ریشہ دوانیاں شروع کر دیں۔ لیکن چونکہ وہ خود سامنے آکر مخالفت نہ کر سکتے تھے۔ اس لئے انہوں نے مسلمانوں کی سب سے بڑی سیاسی انجمن کی آواز کو کمزور کرنے کے لئے ان لوگوں کو آگے کر دیا۔ جنہیں سالہا سال سے وہ اس لئے پال رہے تھے۔ کہ جب بھی مسلمانوں کی کوئی متحدہ آواز بلند ہونے لگے۔ تو یہ جہلا اور ناعاقبت اندیش لوگوں میں اس کے خلاف شور و شر پیدا کر دیں۔ تاکہ ان کا پیٹ بھرنے والے ہندو کہہ سکیں۔ کہ جو کچھ مسلمانوں کی طرف سے کہا جا رہا ہے۔ اس کے تو خود مسلمان ہی مخالف ہیں پھر اسے کیونکر کوئی وقعت دی جا سکتی ہے۔ اور کس طرح اس کے مطالبات مسلمانوں کے مطالبات سمجھے جا سکتے ہیں۔ چنانچہ اس موقعہ پر آل انڈیا مسلم لیگ کے منتخب صدر محترم کے خلاف جس قدر بھی شور و شر پیدا کیا گیا۔ وہ اسی بناء پر اور اسی غرض سے تھا۔ اور کانگرسی ہندوؤں کی انگیخت پر آل انڈیا مسلم لیگ کے اس نہایت ہی اہم اجلاس کی مخالفت کرنے والے دہلی کی جمعیتہ العلماء کے وہ ممبر تھے۔ جنہوں نے کبھی مسلم لیگ سے دلچسپی نہ لی تھی۔ اور نہ انہیں اس کے ساتھ کسی قسم کی کوئی ہمدردی تھی۔ چنانچہ جمعیتہ العلماء کے سیکرٹری نے یہاں عام مسلم پبلک کو یہ کہہ کر بھڑکایا کہ چونکہ مسلم لیگ نے اپنے اجلاس خاص کے لئے ایک قادیانی کو منتخب کیا ہے۔ اس لئے مسلمان اس میں شرکت نہیں کر سکتے۔ اور دوسری طرف آل انڈیا مسلم لیگ کے سیکرٹری سر مولوی محمد یعقوب صاحب کے نام مولانا احمد سعید صاحب نے ایک خط لکھا۔ جسے پبلک میں شائع بھی کیا اور اخبار الجمیعتہ نے اس پر تبصرہ کر کے لیگ اور اس کے محترم صدر کے خلاف عوام کو اچھی طرح بھڑکایا بھی گیا۔ مگر اس مکتوب کے موصول ہونے پر آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے حسب ذیل قرارداد پاس کر کے اخباروں میں چھپوا دی۔

"اس مجلس کی رائے میں سر محمد یعقوب آنریری سیکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ کے نام مولانا احمد سعید کا مکتوب اور مدیر الجمیعتہ کا تبصرہ قابل افسوس ہے۔ یہ مجلس ان دونوں کو مفاد قوم اور استحکام ملت کے لئے خطرناک تصور کرتی ہے۔ کیونکہ اس کی رائے میں مولانا احمد سعید کا مکتوب دراصل اس کوشش کا نتیجہ ہے جس کا مقصد لیگ کے اجلاس دہلی کو ناکام بنانا ہے۔"

ادھر تو مجلس عاملہ نے یہ ریزولیوشن پاس کر کے جمعیتہ والوں کو دھتکار دیا۔ اُدھر آل انڈیا مسلم لیگ کے ایک سرگرم کارکن نے ان کانگرسی پٹھوؤں کے بیہودہ اور گمراہ کن پروپیگنڈا کے خلاف مندرجہ ذیل مضمون اخباروں میں شائع کروا کر ان کی اصل حقیقت طشت ازبام کر دی۔

قاضی نذیر احمد صاحب ایڈووکیٹ و میونسپل کمشنر راولپنڈی

صاحب موصوف نے "اسلامی سیاست میں ایک نئے فتنہ کی ابتداء" کے زیر عنوان لکھا تھا کہ

"مسلم لیگ کے سالانہ جلسہ کی صدارت کے لئے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا نام تجویز ہوا ہے۔ اس پر مولانا احمد سعید نے اعتراض و احتجاج کیا ہے۔ اور وجہ اس کی یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ چوہدری صاحب مرزائی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن کے نزدیک باقی مسلمان کافر ہیں۔ اور برطانوی حکومت خدا کی رحمت ہے۔

میری ناچیز رائے میں مولانا موصوف کا اعتراض مسلمانان ہند کے سیاسی اعمال و افکار کیلئے ایک نیا زہر ثابت ہوگا۔ جو ہماری سیاست کو مسموم و مضمحل کر دے گا۔ میں مولانا کی شان کے خلاف کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ مگر ایک بات بالکل ظاہر ہے۔ یہ اعتراض مولانا کے سابق ریکارڈ اور روش کے منافی ہے۔ آج تک نہ خود مولانا اور نہ ان کے کسی رفیق و ہم خیال نے مسلم لیگ کے کسی سابق صدر کی نسبت اس کے مذہبی عقائد کی بناء پر کوئی اعتراض کیا۔ مثلاً سر علی امام مسلم لیگ کی صدارت کر چکے ہیں۔ وہ شیعہ ہیں۔ اور ان کے عقائد اہل سنت کے نزدیک نہایت قبیح باطل اور دل آزار ہیں۔ مگر تب مولانا احمد سعید یا ان کی جمیعتہ نے سر علی امام کی صدارت پر اظہار کراہت نہیں کیا۔ اس کے بعد ۱۹۲۷ء میں مہاراجہ محمود آباد صاحب مرحوم نے لیگ کی صدارت فرمائی۔ وہ بھی شیعہ تھے مگر کوئی اعتراض نہیں ہوا۔ پھر مسٹر جناح ایک عرصہ سے لیگ کی روح بنے ہوئے ہیں۔ کبھی مولانا یا ان کے رفقاء نے کبھی پوچھا ہے کہ مسٹر جناح کے مذہبی عقائد کیا ہیں؟ یا ان کا دراصل نفس مذہب کے متعلق کیا خیال ہے کل کی بات ہے۔ دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت کے لئے ہز ہائی نس سر آغا خان ولایت سے تشریف لائے مولانا کی جمیعتہ العلماء ہند ایک انجمن کی حیثیت

ہر سہ کانفرنس میں شریک ہوئی۔ بلکہ جمعیت کے صدر مولانا کفایت اللہ صاحب نے راقم الحروف کی موجودگی میں تقریر فرمائی۔ اس وقت ہز ہائینس سر آغا خاں کرسی صدارت پر جلوہ افروز تھے۔ اب حضرت کے لئے اور حق و صداقت کے نام پر فرمائیے کہ مولانا احمد سعید یا ان کے کسی ہم مسلک نے یہ پوچھا کہ سر آغا خاں کس قسم کے مسلمان ہیں۔ ان کے اپنے عقائد کیا ہیں۔ اور جس فرقے کے وہ امام ہیں۔ اس کا مذہب کیا ہے۔ خود مولانا ہمیشہ کانگرس میں شرکت فرماتے ہیں اور اس کو ہندو اور مسلمانوں کی مشترکہ اور نمائندہ مجلس خیال کرتے ہیں۔ اس کے صدر اور کارکن مشرک و کافر ہوتے ہیں پھر مولانا اور ان کی جماعت کا اشتراک کانگرس کو جائز ہے۔ اگر وہاں مذاہب و عقائد کا سوال نہیں اٹھایا گیا۔ تو مسلم لیگ میں (کہ وہ بھی ایک سیاسی انجمن ہے) یہ سوال کیوں پہلی دفعہ اٹھایا گیا ہے۔ مسلم لیگ کے مقابلہ میں آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا مذہب سے زیادہ لگاؤ اور قرب ہے۔ اور اس کانفرنس کے صدر غیر مسلم بنائے گئے (انگریز عیسائی) مگر مولانا یا کسی دوسرے نے اعتراض نہ کیا۔ عقائد کے بعد سیاسی رائے کا سوال آتا ہے۔ میں بخوف طوالت سر علی امام اور سر آغا خاں اور سر محمد شفیع کی سیاسی آراء کا ذکر نہیں کروں گا۔ اگرچہ مولانا کو اور ساری دنیا کو معلوم ہے۔ کہ وہ برطانوی حکومت کو کیا خیال کرتے ہیں۔ اور اس سے بھی مولانا کو انکار کی جرأت نہیں۔ کہ یہ سب بزرگ مولانا اور ان کے رفقاء کے اعتماد اور تعاون کا فخر مختلف اوقات میں حاصل کر چکے ہیں۔ میں مولانا احمد سعید صاحب سے صرف ایک مختصر سوال کرتا ہوں۔ کہ کل ہی آپ میاں سر فضل حسین کی خدمت میں مع اپنے دوستوں کے حاضر ہوئے۔ اور ان سے نہ صرف مشورہ کیا۔ بلکہ استعانت فرمائی۔ کیا میاں صاحب موصوف برطانوی گورنمنٹ کو خدا کی طرف سے لعنت سمجھتے ہیں۔ آپ کی پوزیشن کے لوگ پن پر مجھے شرم آ رہی ہے۔ حضرات جانے آپ کا کیا حال ہے۔ اگرچہ میں مرزائی یا احمدی نہیں ہوں۔ مگر مجھے یقین ہے کہ چوہدری صاحب موصوف نے پنجاب کونسل اور گول میز کانفرنس کے ڈیلی گیٹ کی حیثیت سے جس متانت اور دیانت کا قطعی ثبوت دیا ہے۔ اس کی داد نہ دینا آئین عدل کے سخت خلاف ہے۔ پنجاب کے تمام مسلمانوں کو اس امر پر بجا طور پر ناز ہے۔ کہ چوہدری صاحب نے انگلستان میں ان کے مفاد کی نمائندگی غیر معمولی قابلیت کے ساتھ کی۔ ان حالات میں میں مولانا اور ان کی جماعت کی خدمت گرامی میں ادب کے ساتھ عرض کروں گا۔ کہ وہ اپنا اعتراض واپس لے لیں ورنہ ایک ایسے فتنہ کا باب کھل جائے گا۔ کہ مسلمانوں کا کوئی جلسہ بلا خلل اور تنازعہ نہ ہو سکے گا اور اس فتنہ جاریہ کا ثواب ہمیشہ مولانا کی طرف مدعو کرتا رہے گا۔“

(الفضل ۲۷ دسمبر ۱۹۳۱ء)

دعائے مغفرت

میرے والد چوہدری بہادر خان صاحب مرحوم کلیاں نزد بھاگا بھٹیاں بذریعہ چوہدری سردار خان صاحب مرحوم آج سے تقریباً بیس سال پہلے گاؤں میں پہلے احمدی ہوئے تھے۔ کلیاں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے انہی کے نمونہ اور اخلاص کی وجہ سے جماعت احمدیہ قائم ہے۔

والد صاحب مرحوم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہر تحریک میں حصہ لیتے تھے۔ آپ ایک ماہ بیمار رہنے کے بعد ۲ فروری ۱۹۵۲ء کو اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو خادم دین بننے نیز والد صاحب مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز ان کی وفات سے مقامی جماعت میں جو خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اسے پورا کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

خاکسار محمد خان پسر بہادر خان نمبردار مرحوم کلیاں نزد بھاگا بھٹیاں ضلع شیخوپورہ

جماعتہائے سندھ غور فرمائیں

اس پر آشوب زمانہ میں جبکہ دنیا خدا تعالیٰ اس کے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) اور اس کے کلام پاک قرآن کریم سے تیزی کے ساتھ دور ہوتی جا رہی ہے۔ ہر احمدی کا دینی فرض ہے۔ کہ وہ ایک فکر اور دھن کے ساتھ تبلیغ میں مصروف رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کر رکھا ہے۔

آپ کے اکثر سیکرٹری صاحبان تبلیغ اپنا فرض ادا نہیں کر رہے۔ اور صدر صاحبان اور امرا کو علم ہے۔ کہ تبلیغ کے متعلق غفلت اور کوتاہی سرزد ہو رہی ہے۔ لیکن اس بیماری کو دور کرنے کی طرف کوئی قدم نہیں اٹھایا جاتا۔ اور بایں ہمہ ایسی جماعتیں سمجھ رہی ہیں۔ کہ نظام کی مقتضیات پوری ہو رہی ہیں۔ دشمن اپنی پوری قوت اور ہر قسم کی داخلی اور خارجی امداد اور ساز و سامان سے لیس ہو کر تیزی کے ساتھ جماعت احمدیہ کو مٹانے اور اسلام کو دنیا سے رخصت کر دینے کی کوششوں میں مصروف ہے کیا اس خطرناک حالت کا ہم دور بیٹھ کر تماشہ نہیں دیکھ سکتے ہیں؟

کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ہم اپنے فرائض اور اپنی دینی زندگی کی ایک ہی وجہ قیام یعنی تبلیغ کی طرف پوری ذمہ واری کے ساتھ متوجہ ہوں۔ اور اس راہ میں جو چیز بھی روک ہو اسے ہٹا دیں۔ اور کیوں نہ ہم نمائشی عہدہ داروں کو مخلص کارکنوں سے تبدیل کر دیں۔ جو جماعتوں کو غافل بنانے کے ذمہ وار ہیں۔ تبلیغ سے غفلت یقیناً دینی اور روحانی زندگی پر ایک تبر ہے۔ ہمیں فکر ہونا چاہیئے کہ ہماری یہ زندگی ختم نہ ہو جائے۔

خاکسار۔ احمد دین پراونشل سیکرٹری تبلیغ سندھ

پتہ مطلوب ہے

مجھے مندرجہ ذیل اصحاب کے ایڈریس کی ضرورت ہے۔ وہ خود یا اگر کسی اور دوست کو علم ہو تو مجھے اطلاع دیں۔

(۱) مولوی علی احمد صاحب احمدی۔ آپ کسی زمانہ میں الہ آباد ہائی کورٹ میں مترجم تھے۔ اور بعد میں قادیان تشریف لے گئے تھے

(۲) مولوی محمد عثمان صاحب قریشی آپ ڈسٹرکٹ انجنیر کے دفتر میں ہیڈ ڈرافسمین تھے۔

خاکسار۔ مبارک حسین نائٹ ان گیل
ریڈیو ہاؤس۔ شیو چرن لال روڈ الہ آباد انڈیا

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے جو صاحب استطاعت احمدی الفضل خود خرید کر نہیں پڑھتا وہ اپنا فرض کما حقہ ادا نہیں کر رہا

تبلیغ ہر احمدی پر فرض ہے اس بارہ میں آپ اپنا محاسبہ کریں
مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ

عارضی صلح کی گفتگو منقطع ہو جائے گی!

کوریا میں جنگ کے امکانات

لندن ۵ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ کوریا میں عارضی صلح کی گفت و شنید ایک ایسے نازک مرحلے پر پہنچ چکی ہے۔ جہاں مزید گفتگو کے امکانات کم ہو گئے ہیں۔ واشنگٹن کے باخبر حلقوں کی رائے ہیں عارضی صلح کی بات چیت مزید چند دنوں تک بالکل منقطع ہو جائے گی۔ مبصرین کا خیال ہے کہ اشتراکی گفتگو کو طول دے کر اپنی قوت بڑھاتے رہے اور اب وہ سمجھتے ہیں کہ شاید فیصلہ کن جنگ کرنے کا وقت آگیا ہے نیز اشتراکی حفاظتی کونسل میں روس کی مستقل رکنیت سے فائدہ اٹھا کر اس مسئلے کو حفاظتی کونسل میں بھی پیش کرنے کی کوشش کریں گے۔

دوران گفتگو میں اشتراکیوں کی طرف سے غیر جانبدار نگران ٹیم میں روس کی شمولیت کے مطالبے کی وجہ سے جو آجکل تعطل پیدا ہو گیا ہے اشتراکی، اسے اس شرط پر دور کرنے کے لئے تیار ہو جائینگے۔ کہ غیر جانبدارانہ نگرانی کا سوال ہی پیدا نہ کیا جائے (اسٹار)

تیونس کا مسئلہ حفاظتی کونسل میں

قاہرہ ۵ مارچ۔ عرب لیگ کے اسسٹنٹ سیکرٹری جنرل السید احمد الشکیری نے بتایا کہ تیونس کا مسئلہ عنقریب ایک "مشرقی بلاک" سلامتی کونسل میں پیش کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ عرب لیگ بھی اس مسئلے میں نہایت گہری دلچسپی لے رہی ہے (اسٹار)

بھارتی علماء مشرق وسطیٰ کے دورہ پر

عمان ۵ مارچ۔ بھارت کے دو مشہور عالم شیخ ظاہر الدین اور شیخ محمد یعقوب مشرق وسطیٰ کا دورہ کرتے ہوئے یہاں پہنچے ہیں۔ آپ بھارتی مسلم مشنری سوسائٹی کے رکن ہیں

آپ شام، مصر اور سعودی عرب بھی جائینگے (اسٹار)

ترکی کا ترقیاتی منصوبہ

انقرہ ۵ مارچ۔ عالمی بنک برائے بحالیات و ترقی کی طرف سے حکومت ترکیہ کو مطلع کیا گیا ہے کہ بنک نے جنوبی ترکی میں پن بجلی کا سٹیشن اور آبپاشی کے لئے بند بنانے کے منصوبے کی مالی امداد کے اصول کو تسلیم کر لیا ہے۔

توقع ہے کہ مزید بات چیت عنقریب واشنگٹن میں شروع ہو گی۔ یہ ایک نہایت اہم ترقیاتی منصوبہ ہے۔ جس سے ترکی کے صنعتی مراکز کو بہت قوت بہم پہنچائی جائے گی۔

اس منصوبے کے تحت ۵۰،۳۵۰،۰۰۰ پونڈ کے خرچ سے تقریباً ۲۰ بجلی گھر قائم ہونگے۔ جن سے تمام ترکی کو بجلی بہم پہنچائی جائے گی۔

(اسٹار)

اسلام کی تبلیغ و اشاعت ہمارا مقدس فرض ہے

اسلامی اصول ہی دنیا کی فلاح و بہبود کے ضامن ہیں

مجلس اقوام متحدہ اپنے عظیم مقاصد کی حامل نہیں رہی" (چودھری ظفر اللہ خاں)

لاہور ۴ مارچ۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے آج روٹری کلب کی ایک مجلس کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مجلس اقوام متحدہ اپنے زریں اصولوں پہ عمل پیرا ہونے کی بجائے بڑی طاقتوں کی آلۂ کار بن کر رہ گئی ہے اور وہاں تنازعات کا فیصلہ حق و انصاف کی بنا پر نہیں بلکہ طاقتور ممالک کے مفاد کے مطابق کیا جاتا ہے۔

آپ نے مزید فرمایا کہ مجلس کے چند سرکردہ ارکان کو خوش کرنے کے لئے اصولوں کو بالائے طاق رکھ دیا جاتا ہے

آپ نے حالات حاضرہ پہ تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا کا موجودہ بحران اور سیاسی پیچیدگیاں اس وقت تک دور نہیں ہو سکتیں جب تک کہ دنیا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بردباری اور رواداری کے زریں اصولوں کو نہ اپنائے۔ آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف واقعات پیش کر کے یہ ثابت کیا کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رواداری حسن سلوک اور بردباری سے کام لیا کرتے تھے اور اب مسلمانوں کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنے اعمال کو عقائد کے مطابق ڈھالیں۔ اور دنیا کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرائیں۔

آپ نے مزید فرمایا کہ اسلام کی تبلیغ ہمارا مقدس فرض ہے اور اگر ہم نے اس فرض میں کوتاہی کی تو نہ صرف یہ کہ ہم تباہ ہو جائیں گے بلکہ اس مقدس امانت میں بھی خیانت کے مرتکب ہوں گے جو ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ خدا تعالےٰ سے ملی ہے۔

آپ نے آخر میں فرمایا کہ اسلامی اصول دنیا کی فلاح و بہبود کے ضامن ہیں۔ اور دنیا صرف اسلامی اصولوں کو اپنا کر ہی ترقی کر سکے گی۔

انقرہ میں چودھری ظفر اللہ خان کو اردو میں سپاسنامہ پیش کیا گیا ہے

انقرہ ۲۷ فروری۔ چودھری محمد ظفر اللہ خاں کو انقرہ یونیورسٹی ہال میں بزبان اردو سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ سپاسنامہ جناب علی وصفی آغا خان ایڈووکیٹ و نائب صدر انجمن ثقافتی ترکیہ و پاکستان نے پڑھا۔ سپاسنامہ درج ذیل ہے

مہمان و برادر عزیز عالی جناب ظفر اللہ خاں صاحب دام اقبالکم

آج میں دو باتوں پر افتخار کرتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ میں جمہوریت ترکیہ کے مرکز میں اور انقرہ یونیورسٹی کے اس ہال میں آپ جیسی معظم بین الملل اسلام دوست اور ترک دوست شخصیت کو "خوش آمدید" کہہ رہا ہوں۔ اور آپ کی وساطت سے ترکیہ کے دوست اور بھائی پاکستان کی خدمت میں ترک قوم کی طرف سے سلام عرض کر رہا ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں آپ کی پیاری ملی زبان یعنی اردو میں بول رہا ہوں۔

حضرتا۔ پاکستان کا ظہور اتنا ہی اہم اور مقدس تاریخی حادثہ ہے۔ جتنا استنبول کا تصرف۔ فتح استنبول کی طرح ظہور پاکستان بھی اسلام کی تاریخ میں ایک نئے دور کی ابتداء ہے۔

ہندوستان اور پاکستان کی اسلامی تاریخ ہماری تاریخ ہے۔ اردو زبان بھی ہمارا ارمغان ہے پاکستان اسلامی اور ترک مدنیت کا وارث اور علمبردار ہے۔ اس لئے ہم پاکستان کو دل سے سلام کرتے ہیں۔ ترکیہ اور پاکستان ہی دو ایسے ملک ہیں جو دنیائے اسلام کی صحیح معنوں میں خدمت کر سکتے ہیں۔ ہماری دلی دعا ہے کہ یہ دونوں قومیں ہم فکر رہیں اور شاہراہ ترقی پر دوش بدوش چلکر دوسری مسلم اقوام کی رہبری کریں۔

انقرہ میں انجمن ثقافتی ترکیہ پاکستان قائم ہے اس کی شاخ استنبول میں بھی ہے۔ یہ انجمن ترکیہ اور پاکستان کے درمیان محبت اور ہم فکری پیدا کرنے کی سعی کر رہی ہے۔ اور بہت کامیاب ہوئی ہے اب ہر ترک پاکستان سے واقف ہے اور پاکستانیوں کو بھائی کی طرح ملتا ہے۔ دنیا جانتی ہے اور میں نے بچشم خود دیکھا ہے کہ پاکستانی قوم بہت فعال قوم ہے پاکستان نے چار فعال نمونے ترکیہ بھیجے ہیں۔ اول ہز ایکسی لنسی میاں بشیر احمد۔ دوسرا بیگم گیتی آرا بشیر احمد تیسرا محمد یعقوب داداشی اور چوتھا میر محمد شیخ جو سال گذشتہ ترکیہ آئے۔ یہ چاروں ہستیاں اپنے ملی وظیفہ کو بطریق احسن انجام دیتی رہی ہیں۔ ہماری جمعیت ان کی محنت اور ساعی کی مشکور ہے۔

حضرتا۔ ترکیہ اور پاکستان میں رابطہ بڑھانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ پاکستان میں ترکی زبان پڑھائی جائے اور ترکیہ میں لسان اردو۔ ہمیں امید ہے کہ انقرہ یونیورسٹی میں عنقریب اردو پڑھانے کا انتظام کیا جائیگا ہماری تمنا ہے کہ پاکستان کی یونیورسٹیوں میں بھی عنقریب ترکی زبان پڑھائی جانے لگے گی۔ اس طرح ترکیہ اور پاکستان کی موجودہ اور آئندہ نسلیں ایک دوسری کی حیات ادبیات وغیرہ سے پوری طرح آگاہ اور مانوس ہو سکیں گی۔ ہماری استدعا ہے کہ آپ اس اہم مسئلہ کی طرف پوری توجہ فرمائیں گے۔

"ترکیہ زندہ باد" "پاکستان زندہ باد"

"ظفر اللہ زندہ باد"

۵۰۰۰ من چنا مفت تقسیم کیا جائیگا

پشاور ۵ مارچ۔ صوبہ سرحد کی حکومت نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ ۵۰۰۰ من چنا دیہات کے مستحق لوگوں میں مفت تقسیم کیا جائے گا۔ اس مقدار میں سے ۲۵۰۰ من ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۱۵۰۰ من ہزارہ اور ۱۰۰۰ من چنا ضلع کوہاٹ کے لوگوں میں مفت تقسیم کیا جائیگا۔ اس کے علاوہ ۱۵۰۰ من گیہوں اور مکئی کا آٹا بھی کوہاٹ کے لوگوں کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے۔

طیارہ شکن توپوں کی بجائے راکٹ

لنڈن ۵ مارچ۔ امریکہ نے ایک ایسا راکٹ ایجاد کیا ہے جو طیارہ شکن توپوں کا کام دے گا۔ یہ راکٹ ریڈیو کے ذریعہ کنٹرول کیا جائے گا اور دس میل کے اندر اندر طیارے کو تلاش کر کے تباہ کر دے گا۔ راکٹ کو آزمانے کے لئے تجربات کئے گئے جو کامیاب ثابت ہوئے۔ اگلے سال تک امریکہ کافی تعداد میں ایسے طیارہ شکن راکٹ تیار کر لے گا۔

وزیر خارجہ پاکستان کا دورہ کا پروگرام

کراچی ۲ مارچ۔ عزت مآب چودھری محمد ظفر اللہ خاں وزیر امور خارجہ و تعلقات دولت مشترکہ حکومت پاکستان جو آج کل چھ روز کے دورہ پر لاہور گئے ہوئے ہیں ۷ مارچ ۱۹۵۲ء کو کراچی واپس تشریف لے جائیں گے۔